وعظ و تذکیر

آصف ہارون

'میں ضامن ہوں'

وہ اعمالِ صالحہ جن کی تعمیل پر محسنِ انسانیت ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے!

''میں ضامن ہوں۔'' کے الفاظ کسی عام شخصیت کے نہیں، بلکہ اس عظیم ہستی ﷺ کے ہیں جن کو سیدِ ولدِ آدم، رحمۃ اللعالمین، ساقیٔ کوثر اور شافعِ محشر علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے اَلقاب سے نوازا گیا ہے، جن کو یہ سعادتِ عظمیٰ حاصل ہے کہ وہ سب سے پہلے جنت کے دروازے پر دَستک دیں گے اور جن کی صداقتِ لسانی کی گواہی خود باری تعالیٰ نے بایں الفاظ دی ہے:

﴿ وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰىؕ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰىۙ ۝ ﴾ [النجم: ۳،۴]

''اور وہ اپنی خواہش سے کوئی بات نہیں کہتے، وہ تو صرف وحی ہے جو اُتاری جاتی ہے۔''

اور جن کی لسانِ نبوت سے بھی یہ اَلفاظ جاری ہوئے:

« فَوَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! مَا يَخْرُجُ مِنْهُ إِلَّا حَقٌّ » [سنن أبي داود: ۳۶۴۶]

''اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ اس زبان سے حق کے علاوہ کچھ نہیں نکلتا۔''

کسی ملزم و مجرم کے بارے میں عام اُمتی ضمانت دے تو اس کی ضمانت کا، قانون اور معاشرے میں اَدب و اِحترام کیا جاتا ہے، لیکن ''میں ضمانت دیتا ہوں'' یہ کسی عام آدمی کی ضمانت نہیں بلکہ دانائے سبل، ختم الرسل، تمام انسانوں کے رہبر و رہنما اِمامُ الانبیا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ضمانت ہے۔ جتنی شخصیت عظیم ہو، اس کے قول و فعل کو بھی اتنی ہی عظمت و رِفعت حاصل ہوتی ہے۔ ہر مسلمان کا عقیدہ ہونا چاہیے کہ پیغمبر انسانیت ﷺ کی زبانِ اَطہر سے جو کچھ بھی نکلا ہے وہ پورا ہوا ہے، پورا ہو رہا ہے اور پورا ہو کر رہے گا۔ ان شاء اللہ!

☆ متعلّم رابعة كلية الشريعة، جامعہ لاہور الاسلامیہ

آیئے! ارشاداتِ نبویہ کے بکھرے ہوئے قیمتی موتیوں اور فرمودات محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے خوشبودار پھولوں کو غور وفکر اور عقل وخرد کی جھولیوں میں بھرتے ہیں کہ جن پر رحمت عالم ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے۔

❶ سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے اِرشادفرمایا:

« مَنْ يَضْمَنْ لِي مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ أَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ »

[صحيح البخاري: ٦٤٧٤]

''جوشخص مجھے دو جبڑوں کے درمیان چیز (زبان) اور ٹانگوں کے درمیان چیز (شرمگاہ) کی (حفاظت کی) ضمانت دے، میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

زبان کی حفاظت سے مراد ہے کہ ہر قسم کی لغویات ولہویات، جھوٹ، غیبت، چغل خوری، تہمت، گالم گلوچ، عیب جوئی، طعن وتشنیع، بداَخلاقی و بدزبانی اور حرمتِ مسلم کی پامالی جیسے اَمراضِ خبیثہ سے مکمل اجتناب کیا جائے، جبکہ زنا، لواطت اور دیگر فحش اعمال سے مکمل اجتناب شرمگاہ کی حفاظت ہے۔ تب کہیں جا کر ہم نبوی ضمانت کے حقدار ٹھہریں گے۔

یہاں ایک بات غور طلب یہ ہے کہ جہاں زبان اور شرمگاہ کی حفاظت پر نبی کریم ﷺ نے جنت کی ضمانت دی ہے، وہاں اس سوال کے جواب میں کہ کونسی چیز لوگوں کو کثرت سے جہنم کی آگ میں داخل کرے گی؟ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: « الْفَمُ وَالْفَرْجُ » [سنن الترمذي: ۲۰۰۴] ''منہ (زبان) اور شرمگاہ۔''

❷ سیدنا اَبو اُمامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ اقدس ﷺ نے اِرشادفرمایا:

« أَنَا زَعِيمٌ بِبَيْتٍ فِي رَبَضِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَإِنْ كَانَ مُحِقًّا، وَبِبَيْتٍ فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ لِمَنْ تَرَكَ الْكَذِبَ وَإِنْ كَانَ مَازِحًا، وَبِبَيْتٍ فِي أَعْلَى الْجَنَّةِ لِمَنْ حَسَّنَ خُلُقَهُ » [سنن أبی داؤد: ۴۸۰۰]

''میں اس شخص کے لئے جنت کی ایک طرف میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو حقدار ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا چھوڑ دیتا ہے، اور اس شخص کے لئے جنت کے درمیان میں ایک گھر کا ضامن ہوں جو مزاح کے طور پر بھی جھوٹ بولنا چھوڑ دیتا ہے، اور جنت کے اعلیٰ درجہ میں اُس شخص کیلئے ایک گھر کا ضامن ہوں جو اپنے اخلاق کو اَچھا کر لیتا ہے۔''

اس حدیث میں تین اعمالِ صالحہ کا بیان ہوا ہے:

① لڑائی جھگڑا ترک کرنا۔ ② جھوٹ بولنا چھوڑ دینا۔ ③ اَچھا اخلاق اَپنانا۔

دیکھیں ان تینوں کا تعلق کسی نہ کسی حوالے سے زبان کے ساتھ ہے۔لڑائی جھگڑا اکثر زبان اور ہاتھ سے کیا جاتا ہے۔ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

« الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ » [صحيح مسلم: ۴۱]

''کامل مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ و مامون رہیں۔''

جھوٹ کا تعلق بھی زبان سے ہے اور اخلاق کا زیادہ تعلق بھی زبان سے ہوتا ہے، لہٰذا زبان کی حفاظت سے آدمی اس حدیث پر بخوبی عمل کر کے ضمانتِ نبوی ﷺ کا حقدار ٹھہر سکتا ہے۔

❸ سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

« اِضْمَنُوا لِي سِتًّا مِنْ أَنْفُسِكُمْ أَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ: اصْدُقُوا إِذَا حَدَّثْتُمْ، وَأَوْفُوا إِذَا وَعَدتُّمْ، وَأَدُّوا إِذَا ائْتُمِنْتُمْ، وَاحْفَظُوا فُرُوجَكُمْ، وَغُضُّوا أَبْصَارَكُمْ، وَكُفُّوا أَيْدِيَكُمْ » [مسند احمد: ۲۲۲۵۱]

''تم مجھے اپنی طرف سے چھ چیزوں کی ضمانت دو، میں تمہیں جنت کی ضمانت دیتا ہوں: بات کرو تو سچ بولو، وعدہ کرو تو پورا کرو، اَمانت کو اَدا کرو، شرمگاہوں کی حفاظت کرو، نگاہیں پست رکھو اور اپنے ہاتھوں کو (ظلم و ستم) سے روکے رکھو۔''

صدق بیانی اور ایفائے عہد کا تعلق زبان سے، ادائیگیٔ اَمانت اور کفِ ید کا تعلق ہاتھ سے، غضِ بصر کا تعلق آنکھ سے جبکہ حفظِ فرج کا تعلق شرمگاہ سے ہے گویا زبان، ہاتھ، آنکھ اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے سے آدمی اس حدیث پر بطریق اَحسن عمل پیرا ہوسکتا ہے۔

❹ سیدنا اَبو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت میں فرمایا:

« اكْفُلُوا لِي بِسِتٍّ أَكْفَلْ لَكُمُ الْجَنَّةَ » ، قُلْتُ: مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: « الصَّلٰوةُ وَالزَّكٰوةُ وَالْأَمَانَةُ وَالْفَرْجُ وَالْبَطْنُ وَاللِّسَانُ» [المعجم الأوسط للطبراني: ۵/ ۴۸٦، رقم: ۴۹۲۲]

''تم مجھے چھ چیزوں کی (حفاظت کی) ضمانت دو، میں تم کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''
میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! وہ کون سی چیزیں ہیں؟ فرمایا: ''نماز، زکوۃ، اَمانت، شرمگاہ، پیٹ اور زبان۔''

مطلب یہ ہے ہر قسم کی سستی و کوتاہی چھوڑ کر نماز کو باقاعدگی سے سنت کے مطابق اَدا کرنا، جب مال نصاب کو پہنچ جائے تو زکوٰۃ دینا، حق دار کو اَمانت لوٹا دینا، شرمگاہ کی حفاظت کرنا، حرام کا لقمہ داخل ہونے سے پیٹ کی حفاظت کرنا اور زبان کو سنبھال کر رکھنا۔

❺ رسولِ کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اَقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

« مَنْ يَتَقَبَّلْ لِي بِوَاحِدَةٍ أَتَقَبَّلْ لَهُ بِالْجَنَّةِ » ، قُلْتُ: أَنَا يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ! قَالَ: « لَا تَسْأَلِ النَّاسَ شَيْئًا » . قَالَ: فَرُبَّمَا سَقَطَ سَوْطُ ثَوْبَانَ وَهُوَ عَلَىٰ بَعِيرِهِ فَمَا يَسْأَلُ أَحَدًا أَنْ يُنَاوِلَهُ حَتَّىٰ يَنْزِلَ إِلَيْهِ فَيَأْخُذَهُ. [سنن أبي داؤد: ١٦٤٣، سنن النّسائي: ٢٥٩٠، مسند أحمد: ٢١٩١٧]

''جو شخص مجھے ایک چیز کی ضمانت دے میں اُسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں ضمانت دیتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں سے کسی چیز کا سوال نہ کر (یعنی کچھ مت مانگ)۔'' راوی (عبدالرحمٰن بن معاویہ رحمہ اللہ) کہتے ہیں کہ اس کے بعد ثوبان رضی اللہ عنہ کی حالت یہ ہوگئی کہ اگر وہ اونٹ پر ہوتے اور ان کا کوڑا نیچے گر جاتا تو وہ کسی کو پکڑانے کو نہ کہتے بلکہ خود گھوڑے سے نیچے اُتر کر اپنا کوڑا اُٹھا لیتے تھے۔

اس حدیث مبارکہ کی رو سے لوگوں سے بغیر ضرورت و حاجت مانگنا مذموم فعل ہے، بلکہ آپ ﷺ نے سخت وَعید فرمائی:

« مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرًا فَلْيَسْتَقِلَّ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ » [مسلم: ١٠٤١]

''جو لوگوں سے مال زیادہ کرنے کیلئے سوال کرتا ہے گویا کہ آگ کا انگارہ طلب کرتا ہے، پس وہ چاہے تو انگارے کم کرلے یا چاہے تو زیادہ کرلے۔''

دوسری جگہ اِرشاد فرمایا:

« الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَىٰ وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَىٰ هِيَ

السَّائِلَةُ » [صحيح البخاري: ۱۴۲۹]

''اوپر والا ہاتھ، نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے، خرچ کرنے والا (دینے والا) ہاتھ اُوپر والا ہے جبکہ مانگنے والا (لینے والا) ہاتھ نیچے والا ہے۔''

قارئینِ کرام! حفظِ فرج، غضِ بصر، کفِ ید، حفظِ بطن، ترکِ کذب، ترکِ مراء، حسنِ اخلاق، صدقِ حدیث، ایفائے عہد، ادائیگی اَمانت، اقامتِ صلوٰۃ، ادائے زکوٰۃ اور ترکِ سوال وہ چند اعمالِ صالحہ ہیں، جن کی تعمیل پر سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جنت کی ضمانت دی ہے۔ سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کی طرح ہمیں بھی احساس کی شمع کو اپنے دِلوں میں روشن کرنا چاہیے اور مذکورہ اَعمال کو حرزِ جان بنالینا چاہئے تب ہم بھی نبوی ضمانت کو حاصل کر سکتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تعلیماتِ نبویہ پر کما حقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا ربّ العٰلمین!

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری

☆ ...... ☆ ...... ☆

اعلانِ مسرت

رشد نے 'نامہ میرے نام' کے زیرعنوان اپنے قارئین کے خطوط کی اشاعت کا باقاعدہ سلسلہ شروع کر رکھا ہے، آپ بھی 'رشد' کے مندرجات کا تنقیدی جائزہ لے کر اپنی قیمتی آرا سے اِدارہ کو آگاہ کرتے رہیں تاکہ آپ کے مفید مشوروں کی روشنی میں اس کے علمی معیار، پروف ریڈنگ، کمپوزنگ، ڈیزائننگ اور ٹائٹل کو مزید بہتر بنایا جا سکے۔ ہر قسم کی خط و کتابت اور 'رشد' کی ترسیل، تبادلہ اور ایجنسی کیلئے اپنا نامہ، منیجر کے نام لکھئے!

قارئینِ کرام سے گزارش ہے کہ 'رشد' کے معیار کے مطابق اپنا علمی و تحقیقی مقالہ اِرسال فرمائیں، پہلی فرصت میں شائع کرنیکی کوشش کی جائے گی، ان شاء اللہ!

(عبد الخالق توقیر، منیجر ماہنامہ رشد، موبائل: 0321-4150689)